ہفت وار رسالہ: 253

WEEKLY BOOKLET: 253

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

کونسی دُنیا بُری ہے؟

صفحات 14

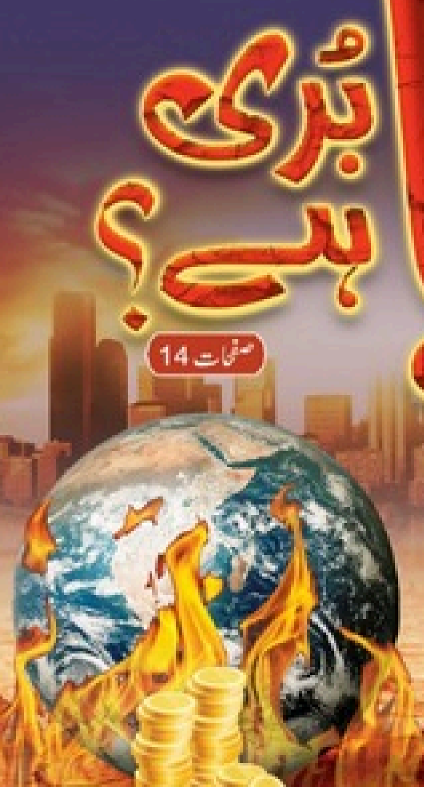

اسلام کی ہیبت دلوں سے نکلنے کا سبب 01

ابلیس کی بیٹی 05

دنیا کے تین بہترین کام 07

دو مچھلیاں پکڑنے والوں کی حکایت 11

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 259 تا 271 سے لیا گیا ہے۔

کونسی دُنیا بُری ہے؟

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”کون سی دُنیا بُری ہے“ پڑھ یا سُن لے اُس کے دِل سے دُنیا کی محبت دُور فرما کر اُسے اپنی اور اپنے پیارے پیارے سب سے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت عنایت فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی، 2/27، حدیث: 484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اسلام کی ہیبت دلوں سے نکلنے کا سبب

افسوس! آج اُمَّت کی اکثریت دنیا کو بَہُت زیادہ اَہمیّت دینے کے سبب اسلام کی حقیقی محبّت سے محروم ہوتی جارہی ہے، اس کے بھیانک نتائج کے ضِمن میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو چُنانچِہ حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے سچے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری اُمَّت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی اور جب نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی بَرَکت سے مَحروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ

پاک کے ہاں مقامِ عزّت سے گِر جائے گی۔(نوادرالاصول،1/ 679،حدیث:933)

دنیا کی محبّت سے دل پاک مرا کر دو بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

(وسائلِ بخشش،ص198)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

دُنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مَدَنی پھول

دنیا کھیل کود ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جب اُمّت دنیا کو خوب اَہمیّت دینے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی۔ واقعی دنیا کو ”بڑی چیز“ سمجھنا بہُت بُرا ہے۔ ثوابِ آخرت کمانے کی نِیّت سے دُنیا کے بارے میں خُصوصی معلومات پر مبنی کچھ مَدَنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزالایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 252 پر پارہ7 سورۃُ الانعام آیت نمبر32 میں فرمانِ ربُّ الْاَنام ہے: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۳۲﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود اور بے شک پچھلا گھر بھلا اُن کے لئے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں۔“

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خَزائِنُ العِرفان میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: نیکیاں اور طاعتیں (یعنی عبادتیں) اگرچِہ مؤمنین سے دنیا ہی میں واقِع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخِرت میں سے ہیں۔ اس سے ثابِت ہوا کہ اعمالِ مُتّقِین (یعنی نیک بندوں کے اَعمال) کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) ہے۔

www.dawateislami.net

دنیا کے غموں کی تم لِلّٰہ دوا دیدو بُلوا کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں

(وسائلِ بخشش، ص196)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُنیا کا معنٰی

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”اصلاحِ اعمال“ جلد اوّل (868 صفحات) صفحہ 128 تا 129 پر ہے:

دُنیا کا لغوی معنٰی ہے: ”قریب“ اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہِشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔ (حدیقۃ الندیہ، 1/17)

دُنیا کیا ہے؟

حضرت علّامہ بدرُ الدّین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ بخاری شریف کی شَرح ”عُمدۃُ القاری“ جلد 1 صفحہ 52 پر لکھتے ہیں: ”دارِ آخرت سے پہلے تمام مخلوق دُنیا ہے۔“ (عمدۃ القاری، 1/52) پس اس اعتبار سے سونا چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری و غیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔ (حدیقۃ الندیہ، 1/17)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذمّت؟

دنیاوی اَشیا کی تین قسمیں ہیں: ﴿1﴾ وہ دُنیاوی اَشیا جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں: علم اور عمل۔ عمل سے مُراد ہے اخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرنا اور دنیا کی یہ قسم مَحمُود (یعنی بہُت عمدہ) ہے ﴿2﴾ وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی مَحدود رہتا ہے آخرت میں ان کا کوئی پھل

www.dawateislami.net

نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی مذموم (یعنی قابلِ مَذَمَّت) قسم میں شامل ہیں ﴿3﴾ وہ اشیا جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی مَحْمُود (اچھی) ہے لیکن اگر محض دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا مذموم (قابلِ مذمَّت) کہلائے گی۔ (احیاء العلوم، 3/ 271-270)

دنیا کے نظاروں سے بھلا کیا ہو سَروکار عُشّاق کو بس عشق ہے گلزارِ نبی سے
(وسائلِ بخشش، ص202)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا کا کون سا کام اللہ پاک کے لئے ہے اور کون سا نہیں؟

دنیاوی کاموں کی تین اقسام ہیں: ﴿1﴾ بعض کام وہ ہیں جن کے بارے میں یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ اللہ پاک کے لئے کئے گئے ہیں مثلاً ناجائز و حرام کام ﴿2﴾ بعض وہ ہیں جو اللہ پاک کے لئے بھی ہوسکتے ہیں اور اُس کے غیر کے لئے بھی مثلاً غور و تفکّر کرنا اور خواہِشات سے رُکنا کیونکہ اگر لوگوں میں اپنی مقبولیت بڑھانے کے لئے اور بُزرگی کے حُصُول کی خاطِر غور و فکر کیا یا خواہِشات کو صِرف اس لئے چھوڑا کہ مال کی بچت ہو یا صحّت اچھی رہے تو اب یہ کام رِضائے الٰہی کے لئے نہ ہوں گے ﴿3﴾ بعض کام وہ ہیں جو بظاہر نفس کے لئے ہوں مگر حقیقت میں اللہ پاک کی رضا کی نیّت سے کئے گئے ہوں جیسے غذا کھانا، نکاح کرنا وغیرہ۔ (احیاء العلوم، 3/ 273)

تاجِ شاہی اس کے آگے ہیچ ہے مُصطفٰے کی جس کو اُلفت مل گئی
(وسائلِ بخشش، ص209)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیادار کی تعریف

جب بندہ آخِرت کی بہتری کی غَرَض سے دنیا میں سے کچھ لے گا تو اُسے دنیا دار نہیں کہیں گے بلکہ اس کے حق میں دنیا آخِرت کی کھیتی ہوگی اور اگر ذاتی خواہِش اور حصولِ لذّت کے طور پر یہ چیزیں حاصل کرتا ہے تو وہ دُنیادار ہے۔(احیاء العلوم، 272/3)

دُنیاوی اشیاء کی لذّتوں کی حیرت انگیز حقیقت

دنیا میں حقیقی لذّت کسی شے میں نہیں، البتہ لوگ تکالیف کا خاتمہ کرنے والی چیزوں کو لذَّت کا نام دیتے ہیں مثلاً کھانے میں اِس لئے لذّت ہے کہ وہ بھوک کی تکلیف کو ختم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھوک ختم ہو جائے تو کھانے میں لذّت محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح پانی اس لئے لذیذ لگتا ہے کہ پیاس کو ختم کرتا ہے، جب پیاس بجھ گئی تو لذّت بھی جاتی رہی۔ حقیقی لذّتیں تو جَنّت میں نصیب ہوں گی کیونکہ اہلِ جنّت کو جب کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی تو اِس سے چھٹکارا دینے والی اشیا کا وُجود کہاں سے ہوگا؟ لٰہذا ان کی لذّات حقیقی ہوں گی مثلاً ان کے کھانے پینے کی لذّتیں اصلی ہوں گی، محض بھوک اور پیاس ختم کرنے کے لئے نہ ہوں گی۔(حدیقۃ الندیہ، 19/1 ملخصا)

ابلیس کی بیٹی

حضرت علی خوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دنیا ابلیسِ لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور اس (یعنی دنیا) سے مَحبّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوَند ہے، ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیادار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لٰہذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ قائم نہ کرو۔(حدیقۃ الندیہ، 1/ 19)

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرت فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بد صورت بڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطعِ رِحمی کرتے یعنی رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حسد اور دُشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پَروَردگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔

(ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 5/72، رقم:123)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے　　میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش، ص398)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا میٹھی سرسبز ہے

رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: دنیا میٹھی سرسبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خرچ کرتا ہے اللہ پاک اُس کو ثواب عطا فرمائے گا اور اُس کو جنّت میں داخِل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور اس کو غیرِ حق میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اس کو دارُالْھَوَان (یعنی ذِلّت کے گھر) میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، 4/396، حدیث:5527) حضرتِ علّامہ عبدُ الرّؤف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت "فَیضُ القدیر" میں تحریر فرماتے ہیں: معلوم

ہوا کہ دُنیا فِی نَفْسِہٖ (یعنی دراصل۔فی الحقیقت) مذموم نہیں ہے چونکہ یہ آخِرت کی کھیتی ہے اِس لئے جو شخص شریعت کی اِجازت سے دُنیا کی کوئی چیز حاصل کرے تو یہ چیز آخِرت میں اُس کی مدد کرتی ہے۔(فیض القدیر،3/728، تحت الحدیث:4273)

حُسنِ گلشن میں سَراسَر ہے فریب اے دوستو! دیکھنا ہے حُسن تو دیکھو عرب کے ریگزار

(وسائلِ بخشش،ص399)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دنیا کے تین بہترین کام

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے مَلعُون (یعنی لعنتی) ہے سوائے نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے یا اللہ پاک کا ذِکر کرنے کے۔(جامع صغیر،ص260،حدیث:4282)حضرتِ علامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کے تحت "فیضُ القدیر" میں تحریر فرماتے ہیں: بلاشُبہ یہ کام(یعنی نیکی کا حکم کرنا، برائی سے منع کرنا اور ذِکرُاللہ) اگرچِہ دُنیا ہی میں کئے جاتے ہیں لیکن یہ دُنیاوی کام نہیں ہیں بلکہ یہ تو اعمالِ آخِرت ہیں جو کہ جنّت کی نعمتوں تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں، لہٰذا ہر وہ کام جس سے رِضائے الٰہی مقصود ہو وہ اِس لعنت سے مُستَثنیٰ (مُس۔تَث۔نَا یعنی الگ) ہے۔

(فیض القدیر،3/735، تحت الحدیث:4282)

چار چیزوں کے علاوہ دنیا ملعون ہے

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ہوشیار رہو! دنیا لعنتی چیز ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ ملعون ہے سِوائے اللہ پاک کے ذِکر اور اُس (چیز) کے جو ربِّ کریم کے قریب کردے اور عالِم اور طالبِ علم کے۔(ترمذی،4/144،حدیث:2329) مشہور مُفَسِّر حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: جو چیز اللہ و رسول سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جو اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ (شریعت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے) حاصل کرنا سنّتِ اَنبیاءِ کرام ہے، یہ دنیا نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 17/7)

دُنیا مچھر کے پر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا نہایت ذلیل و حقیر ہے اِس کو اَہم سمجھ بیٹھنا عقلمندی نہیں کہ یہ تو مچھّر کے پَر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" (561 صفحات) صفحہ 464 تا 465 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ دنیا کی مَذمَّت کے مُتعلِّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: "اگر دُنیا کی قدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔" (ترمذی، 4/144، حدیث:2327) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لیے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فَضا میں مُعلَّق (یعنی لٹکی ہوئی) ہے۔ فریاد و زاری کرتی (یعنی روتی دھوتی) ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ مُدّتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے: "چُپ خبیثہ!" (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے محبت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ پاک دنیا کو اپنے مَحبُوب (یعنی پیارے بندوں) سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے بِلا تشبِیہ بیمار بچّے کو اُس سے مُضِر (یعنی نقصان دہ) چیزوں سے ماں دُور رکھتی ہے۔ (پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱

ترجَمۂ کنز الایمان: اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

www.dawateislami.net

آدَمی اپنے مُنہ سے بُرائی مانگتا ہے جس طرح کہ اپنے لیے بھلائی مانگتا ہے، اللہ (پاک) جانتا ہے کہ (جو کچھ وہ مانگ رہا ہے) اس میں کتنا ضَرَر (یعنی نقصان) ہے (لہٰذا) یہ (بندہ) دعا مانگتا ہے اور وہ (پَروَرْدگار بندے کو نقصان سے بچانے کیلئے اُس کی مانگی ہوئی شے) نہیں دیتا۔

(پھر فرمایا: پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 196 اور 197 میں) ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِؕ(۱۹۶) مَتَاعٌ قَلِیْلٌ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ(۱۹۷)

ترجمہ: تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے کافروں کا اَلِلے تَلِلے شہروں میں پھرنا، یہ تھوڑی پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص464، 465)

یاربّ! غمِ حبیب میں رونا نصیب ہو آنسو نہ رائیگاں ہوں غمِ روزگار میں

(وسائلِ بخشش، ص407)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیر مسلموں کی خوشحالی عارِضی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر گز اِس وَسْوَسے کو ذِہن میں مت جمایئے کہ ہم مسلمان ہو کر دُنیا کی بَہُت ساری نعمتوں سے محروم و بے حال ہیں جبکہ غیر مسلم قَومیں دُنیوی طور پر نہایت خوشحال و مالا مال ہیں۔ یقین رکھئے کہ مسلمانوں کیلئے جنَّت کی اَبدی یعنی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں جبکہ غیر مسلموں کیلئے مرنے کے بعد کوئی راحَت نہیں اور اِن کیلئے آخِرت میں بھڑکتی آگ اور جہنّم کا دائمی یعنی ہمیشگی کا عذاب ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزالایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 904 پر پارہ 25 سورۃُ الزُّخرُف آیت نمبر 33 تا 35 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

وَ لَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخْرُفًاؕ-وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ-وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں [1] تو ہم ضَرور رحمٰن کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

کر مغفرت مِری تِری رحمت کے سامنے ۔۔۔ میرے گناہ یا خدا ہیں کس شمار میں

(وسائلِ بخشش، ص408)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُردہ بکری

مذکورہ آیات کریمہ میں متقین یعنی "پرہیز گار لوگوں" کی وَضاحت کرتے ہوئے صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "(پرہیز گار لوگ وہ ہیں) جنہیں دُنیا کی چاہَت (یعنی خواہِش) نہیں۔" ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ پاک کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قَدر رکھتی تو کافِر کو اُس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (ترمذی،4/144، حدیث:2327) دوسری حدیث میں ہے کہ سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نیاز مندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مُردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو! اِس کے مالکوں نے اِسے بَہُت بے قدری سے پھینک دیا! دُنیا کی اللہ پاک کے نزدیک اتنی بھی قَدر نہیں جتنی بکری والوں کے

---

[1] یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہوجائیں گے۔ (خزائن العرفان)

نزدیک اِس مَری بکری کی ہو۔(ترمذی،4/144،حدیث:2328)**حدیث:** سیِّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ پاک اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دُنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔(ترمذی،4/4، حدیث:2044)**حدیث:** دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافِر کے لیے جنّت ہے۔(ترمذی،4/145،حدیث:2331)(خزائن العرفان،ص904)

کیوں کریں نہ رَشک اُس پہ یہ جہاں کے تاجدار
ہاتھ جس کے عشقِ احمد کا خزینہ آگیا

(وسائلِ بخشش،ص318)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دو مچھلیاں پکڑنے والوں کی حِکایت

حضرت فَقیہ ابُوالَّلیث سَمَرقَندی رحمۃُ اللہ علیہ نَقْل کرتے ہیں: ایک رِوایت میں آیا ہے کہ گزَشتہ زمانے میں ایک مومِن اور ایک کافِر، مچھلی کا شکار کرنے نکلے، کافِر اپنے جُھوٹے معبودوں کا نام لے کر خوب مچھلیاں پکڑ تا رہا اور مچھلیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ مومِن اللہ کا نام لیکر جال پھینکتا رہا، لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔ شام کو صِرف ایک مچھلی پھنسی، وہ بھی تڑپی، اُچھلی اور پھُدَک کر پانی میں جا پڑی۔ مومِن پلٹا تو خالی تھا اور کافِر ٹوکری بھر کر لوٹا۔ مومِن پر مامُور(یعنی مقرّر کردہ) فِرِشتہ افسوس کرنے لگا، اللہ پاک نے اُس فِرِشتے کو جنّت میں مومِن کا محل(اور عالیشان مقام) دکھایا تو وہ فِرِشتہ بے اِختیار پکار اُٹھا: خدا کی قسم! اِس عظیمُ الشان محل میں داخِلے کے بعد اِس مسلمان مچھیرے کو مچھلیوں کے شکار میں ناکامی والی مصیبت کی بِالکل ہی پرواہ نہ ہوگی اور فرِشتے کو جب اللہ پاک نے جہنّم میں کافِر کا ٹھکانا دکھایا تو وہ بولا: خدا کی قسم! اِس عذاب کے مقام پر جب یہ پہنچے گا تو اسے(ڈھیر ساری مچھلیاں ہاتھ آنے والی) دنیا کی (عارِضی) خوشی کوئی فائدہ نہیں دے گی۔(تنبیہ الغافلین،ص136)

www.dawateislami.net

نافرمان کو پسندیدہ چیزیں ملنا خطرے کی گھنٹی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے درس ملا کہ غیر مسلموں کی دُنیوی ترقّیاں اور دولت کی فَراوانیاں (یعنی مال کی کثرت) قابلِ رشک نہیں، غریب و تنگدست اور دُکھیارے مسلمانوں کی محشر میں عید ہوگی، نیک مسلمان کو اپنی خواہش کی اَشیاء نہ ملنے پر دِلبر داشتہ نہیں ہونا چاہئے کہ بے نَمازوں اور گُناہوں میں ڈوبے رہنے والوں کی ہر دُنیوی آرزو پوری ہوتی چلی جانا بھلائی کی دلیل نہیں، خطرے کی گھنٹی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ عُقْبہ بن عامِر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، اللہ پاک کے سچے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب تم دیکھو کہ اللہ پاک دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈِھیل ہے۔ (مسند امام احمد، 6/122، حدیث: 17313)

حکومت کی طلب دل میں، نہ خواہِش تاجِ شاہی کی
نظر میں عاشِقوں کے بَس مدینہ ہی سماتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص312)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہاتھوں ہاتھ سزا کی حِکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربُّ الانام کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ غُربت بلکہ ہر طرح کی دُنیوی تکلیف و مصیبت پر صَبْر کرکے اجر حاصِل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات وَبَلِیّات (یعنی بلائیں اور آفتیں)، کفارۂ سیِّئات (یعنی گناہوں کے کفّارے) اور باعِثِ ترقیٔ دَرَجات ہوتی ہیں۔ چُنانچِہ حضور سیِّدُ المرسَلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”اللہ پاک جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے دنیا ہی

میں دے دیتا ہے۔“(مسند امام احمد،5/630،حدیث:16806)

حضرت مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دُوں　　　ایں خیال اَست و مُحال اَست و جُنُوں

(تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دُنیا کو بھی۔ تیرا یہ خیال، جُنون یعنی پاگل پن اور مُحال یعنی ناممکن بات ہے)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے　　　شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش، ص289)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُبلِّغ کی بھی بخشش ہوگئی

حضرت سُلَیم بِن مَنصُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والِد مَنصُور بن عمّار رحمۃُ اللہِ علیہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میرے ربّ کریم نے کرم کرنے کے بعد مجھ سے فرمایا: ”اے بد عمل بُڈھے! معلوم ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخش دیا؟“ میں نے عرض کی: نہیں اے میرے معبود! تو میرے رَبّ کریم نے اِرشاد فرمایا: تُو نے ایک اِجتِماع میں اپنے رِقَّت انگیز بیان سے حاضِرین کو رُلادیا تھا اور اُس بیان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی تھا جو کبھی بھی میرے خَوف سے نہیں رویا تھا مگر تیرا بیان سُن کر وہ بھی رونے لگا۔ تو میں نے اُس بندے کی گِریہ وزاری پر رَحم فرما کر اُس کو اور تمام شُرکائے اِجتماع کو بخش دیا اِسی لیے تیری بھی مَغفِرت ہوگئی۔(شرح الصدور، ص283) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم　　تِرے خوف سے یاخدا یاالٰہی
ترِے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ　　میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص78)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جو روتا ہے اُس کا کام ہو تا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُن مُبلّغِین کا دَرَجہ بَہُت ہی بُلند و بالا اور عَظَمت والا ہے جو اپنے رِقَّت انگیز سنّتوں بھرے بیان سے لوگوں کے دلوں میں رِقَّت پیدا کرتے ہیں اور اللہ پاک کی بارگاہِ بیکس پناہ سے بچھڑے ہوئے بندوں کو اپنے پُر سوز بیان کی کَشِش سے کھینچ کھینچ کر دربارِ الٰہی میں لاتے ہیں۔ یقیناً اِخلاص کے ساتھ اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے سعادت مند اِسلامی بھائی دونوں جہانوں میں کامیاب ہیں۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خوفِ خدا سے جو روتا ہے اُس کا کام ہو تا ہے۔ خوفِ خدا سے رونا نہایت سعادت کی بات ہے بلکہ رونے والے کی بَرَکت سے نہ رونے والوں کا بھی بیڑا پار ہو جاتا ہے لہٰذا سنّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کرنے اور ایسے اِجتِماعات میں مانگی جانے والی رقّت انگیز دعا میں حاضر رہنے کی بَہُت بَرکتیں ہوتی ہیں نہ جانے کس رونے والے کے صدقے سب حاضِرین کی مغفِرت کے اَسباب ہو جائیں!

تڑپنے پھڑکنے کا دیدے سلیقہ　　ترِے ڈر سے رونے کا سِکھلا طریقہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو اپنی دنیا سے مَحبّت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے مَحبّت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے۔ تو فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔

(مسند امام احمد، 7/165، حدیث:19717)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net